بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعود آزاد ہوں اور مرا مسلک ہے صلح کل ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے حضرت مسیح موعود

اور آپ کی جماعت کا مذہب	
ما مسلمانیم از فضلِ خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم	ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست	بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام	دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
دل بہ یادش شیر شد اندر بدن	جاں شود با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آں از خود از ہماں جا بود

اور آپ کی جماعت کا مذہب	
ما از و یابیم ہر نور و کمال	وصلِ دلدارِ ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جانِ ماست	ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و ز خبرہائے معاد	ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد
ایں ہمہ از حضرتِ احدیت است	منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست	منکرِ آں مور دِ بس عداست
معجزاتِ انبیائے سابقین	آنچہ در قرآں بیابش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست	ہر کہ انکار سے کند از اشقیاست
یکقدم دوری از آں روشن کتاب	نزدِ ما کفر است و خسرانِ و تباب

اخبار پیغام صلح

ہفتہ میں دو بار

یکشنبہ و چہارشنبہ کو شائع ہوتا ہے

سالانہ قیمت ۔۔

ششماہی ۔۔ سہ ماہی ۔۔ طلباء سالانہ ۔۔

جلد ۵ | مدینۃ المسیح لاہور یکشنبہ ۲۷ ذیقعد ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۱۷ء عیسوی | نمبر ۲۱

Paigham Sulh, 16 September 1917, front page. Here we are showing only the relevant item.

نے اس مباحثہ کو مہنود مسلمانوں میں کشیدگی بڑھ جانے کا موجب خیال کرکے اسمیں شرکت پسند نہ کی جس سے عام طور پر فساد کا اندیشہ ہوگیا آریہ سماج نے تو فیرا اپنا ایک اور پریذیڈنٹ تجویز کرلیا۔ اور ان کے سیکرٹری صاحب نے ہندوؤں کی ایک محدود تعداد کی طرف سے ذمہ داری بھی لی۔ لیکن یہاں مسلمان جو ہزارہا کی تعداد میں جمع ہوچکے تھے اور سماج مندر سے لیکر سڑک کے اوپر اور دور تک ان کے پرے کے پرے جمے ہوئے تھے۔ انکی ذمہ داری کون لیتا۔ بالخصوص جبکہ صرف پانچ سو کی محدود تعداد اپنی ذمہ داری پر اندر لے جانے کے لئے کہا گیا۔ ایسی حالت میں تو خطرہ تھا۔ کہ شوقین دروازے توڑ کر بھی اندر چلے جائینگے۔ لیکن تاہم آریہ سماج کیطرف سے اخویم بابو عبدالحق صاحب پر یہی اصرار تھا کہ آپ مسلمانوں کی ذمہ داری لیں ورنہ بحث کو بند کردیں۔ خیر اسی حیث و بحث میں مناظرہ کا وقت آن پہنچا اور وہی ہوا۔ جو پیشتر سے خیال تھا۔ لوگوں نے نہ تو ٹکٹوں وغیرہ کی پرواہ کی اور نہ قلت گنجائش کی۔ بس ہال کے اندر گھستے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آدمیوں کے اوپر آدمی چڑھنے لگا۔ جب حالت یہاں تک پہنچ گئی۔ اور ابھی باہر لوگوں کی وہ کثرت اور ہجوم تھا۔ کہ مشکل سے کوئی شخص دروازہ تک بھی پہنچ سکتا تھا۔ تو سماج والوں نے دروازے بند کردیئے۔ ابھی اسوقت تک ہم میں سے بھی کوئی بھی اندر نہ گیا تھا۔ خیر خدا خدا کرکے مولوی عبدالحق صاحب۔ اور ہم میں سے ایک دو اور آدمیوں کو کھڑکیوں کے اوپر سے گذار کر اندر لے گئے۔ لیکن ہمارے لئے جو سٹیج بنی ہوئی تھی۔ وہ پہلے ہی سے بھرپور تھی۔ بلکہ ممبر کے اوپر بھی لوگ چڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے اسی لئے تمام دوران مناظرہ میں خود ہمارے مباحث کو بھی ایک پاؤں ممبر کے اوپر اور ایک نیچے رکھکر ہی کھڑا رہنا پڑا کیونکہ نیچے دوسرا پاؤں رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی بہرحال مناظرہ شروع ہوا۔ ابتدائی ڈیڑھ گھنٹہ ہمیں بحث کے لئے دیا گیا اور آخری ایک گھنٹہ محمودیوں کو۔ پہلے مولوی عبدالحق صاحب نے کامل الہامی کتاب کا یہ معیار بتاکر کہ وہ دنیا کے تینوں طبقات وحشی۔ متوسط اور اعلیٰ تہذیب کے لوگوں کو انکے حسب حال ہدایات بہم پہنچائے۔ قرآن کریم سے وہ آیات پڑھکر سنائیں جوان ہر سہ طبقات کو تہذیب کے اعلیٰ مدارج پر پہنچانے اور علمی پہلو سے انہیں بہترین ہدایات دینے والی ہیں۔ آپنے اتنی ہم کی ہدایات کا مطالبہ جوان ہر سہ طبقات کے لئے کافی ہوں فریق مخالف سے بھی کیا کہ وہ وید مقدس سے دکھائے۔ لیکن بجائے اس کے کہ اسکا کوئی معقول جواب دیا جاتا مخالف مناظر رامچند صاحب دہلوی نے (جو آریوں کا سب سے بڑا مایہ ناز مناظر ہے) اسے تو یہ کہکر ٹال دیا۔ کہ یہ جو تعلیم قرآن کی پیش کی گئی ہے۔ یہ تو دنیا کے عام عقلمند انسان بھی یہی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ یہ الہامی کتاب کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور اپنی طرف سے یہ ایک من گھڑت معیار پیش کردیا۔ کہ الہامی کتاب وہ ہو سکتی ہے۔ جو ابتدائے آفرینش میں الہام کی گئی ہو۔ باوجودیکہ مولوی عبدالحق صاحب نے یہ کہا بھی کہ اول تو اس قسم کی جامع تعلیم جو تمام طبقات انسانی پر حاوی ہو۔ دنیا کی کسی بھی دوسری کتاب میں پائی نہیں جاتی اور دوسرے ابتدائے آفرینش کے معیار پر خود وید مقدس بھی پورا نہیں اترتا۔ اس کے ثبوت میں آپ نے بہت سے منتر پڑھکر سنائے۔ جن میں رشیوں کے راجوں کی تعریف کرنے اور ان وغیرہ

اخبار احمدیہ

مناظرۂ شملہ میں کامیابی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ کل رات ہمارے لائق مناظر مولوی عبدالحق صاحب کا مناظرہ الہامی کتاب پر نہایت کامیابی کیساتھ ہوا۔ یہاں کے مسلمانوں کا شوق اور جوش قابل رشک ہے مناظرہ کا وقت ۱/۲ ۷ بجے شام مقرر تھا۔ لیکن ۱/۲ ۵ سے ہی لوگ جوق درجوق شروع ہو گئے۔ ٹکٹ جماعت کی طرف سے دیئے گئے۔ وہ بہت تھوڑے تھے۔ اور ہجوم بہت زیادہ۔ دوسری طرف آریہ سماج کا ہال اسقدر زیادہ آدمیوں کی گنجائش ہی نہ رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور پیچیدگی

Item below is from an inside page of this issue:

مباحثہ شملہ:۔ کی (جو کرمی مولوی عبدالحق صاحب اور آریہ مناظر رامچندر کے درمیان ہوا) ایک مختصر سی رویداد کسی دوسری جگہ ہدیہ ناظرین ہے یہ رویداد خاکسار ایڈیٹر پیغام صلح نے جو کہ مولوی عبدالحق صاحب کی معیت میں شملہ گیا ہوا تھا۔ وہیں سے دوسرے دن لکھکر ارسال کی تھی۔ ابھی بعض تفصیلی کوائف رہ گئے ہیں جو آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین ہونگے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔